نام کتاب : الإِنْتِبَاهُ لِلْخَوَارِجِ وَالْحَرُوْرَاءِ

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تحقیق و تخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی

زیرِ اہتمام : فریدِ ملّتؒ ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : اکتوبر 2005ء

تعداد : 1,100

قیمت : روپے

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو/ ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے **تحریکِ منہاج القرآن** کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.biz

الإِنْتِبَاهُ

لِلْخَوَارِجِ وَالْحَرُوْرَاءِ

﴿ گستاخانِ رسول ...... اَحادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ﴾

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

مَولَايَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيبِکَ خَيرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

نَبِيُّنَا الآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ

أَبَرَّ فِي قَولِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

﴿ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ عَلٰی آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چِٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/۹۷۰-۳۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چِٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چِٹھی نمبر س ت/اِنتظامیہ ۶۳-۱۰۶۱/۸/۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُوْنُوْنَ فِي أُمَّتِهِ يَخْرُجُوْنَ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ سِيْمَاهُمُ التَّحَالُقُ، قَالَ: هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ (أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ).

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ ﷺ کی امت میں پیدا ہوگی، اس کا ظہور اس وقت ہوگا جب لوگوں میں فرقہ بندی ہو جائے گی، ان کی علامت سر منڈانا ہوگی اور وہ مخلوق میں سب سے بدتر (یا بدترین) ہوں گے۔

(مسلم، الصحیح، کتاب: الزکاة، باب: ذکر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٥، الرقم: ١٠٦٥)

بسم الله الرحمن الرحيم

١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا. قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ ابْنِ بَدْرٍ وَ أَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَ زَيْدِ الْخَيْلِ وَ الرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَ إِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ: أَلَا تَأْمَنُوْنِي وَ أَنَا أَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِيْنِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَ مَسَاءً، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: بعث على بن أبي طالب و خالد بن الوليد رضي الله عنهما إلى اليمن قبل حجة الوداع، ٤ / ١٥٨١، الرقم: ٤٠٩٤، و مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج و صفاتهم، ٢ / ٧٤٢، الرقم: ١٠٦٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٤، الرقم: ١١٠٢١، و ابن خزيمة في الصحيح، ٤ / ٧١، الرقم: ٢٣٧٣، و ابن حبان في الصحيح، ١ / ٢٠٥، الرقم: ٢٥، و أبو يعلى في المسند، ٢ / ٣٩٠، الرقم: ١١٦٣، و أبو نعيم في المسند المستخرج، ٣ / ١٢٨، الرقم: ٢٣٧٥، و في حلية الأولياء، ٥ / ٧١، و العسقلاني في فتح البارى، ٨ / ٦٨، الرقم: ٤٠٩٤، و حاشية ابن القيم، ١٣ / ١٦، و السيوطي في الديباج، ٣ / ١٦٠، الرقم: ١٠٦٤، و ابن تيمية في الصارم المسلول، ١ / ١٨٨، ١٩٢۔

الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الإِزَارِ. فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ، اتَّقِ اللهَ، قَالَ: وَيْلَکَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللهَ؟ قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لاَ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي. فَقَالَ خَالِدٌ: وَ كَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَمْ أُوْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ، وَلاَ أَشُقَّ بُطُونَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِيءِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَما يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. وَ أَظُنُّهُ قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا، جس سے ابھی تک مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا، عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان۔ اس پر آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا: ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حقدار تھے۔ جب یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانت دار شمار نہیں کرتے؟ حالانکہ آسمان والوں کے نزدیک تو میں امین ہوں۔ اس کی خبریں تو میرے پاس صبح و شام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئیں، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا اور اونچا تہبند باندھے ہوئے تھا، وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! خدا سے ڈریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، کیا میں تمام اہل زمین سے زیادہ خدا سے ڈرنے کا مستحق

نہیں ہوں؟ سو جب وہ آدمی جانے کے لئے مڑا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کرو، شاید یہ نمازی ہو، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بہت سے ایسے نمازی بھی تو ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پلٹا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اس کی جانب دیکھا تو فرمایا: اس کی پشت سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ کی کتاب کی تلاوت سے زبان تر رکھیں گے، لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔‘‘

۲۔ وَ فِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ زَادَ: فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللهِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لاَ، فَقَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ لَيِّنًا رَطْبًا، (وَ قَالَ: قَالَ عَمَّارَةُ: حَسِبْتُهُ) قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ.

’’اور مسلم کی ایک روایت میں اضافہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں، پھر وہ شخص چلا گیا، پھر حضرت خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں اس

الحديث رقم ۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج و صفاتهم، ۲/ ۷۴۳، الرقم: ۱۰۶۴۔

کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن بہت ہی اچھا پڑھیں گے (راوی) عمارہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اگر میں ان لوگوں کو پا لیتا تو (قومِ) ثمود کی طرح ضرور انہیں قتل کر دیتا۔‘‘

۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُوالْخُوَيْصَرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَکَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَ صِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَ الدَّمَ يَخْرُجُونَ عَلَى حِيْنَ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ

الحديث رقم ۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في قول الرجل ويلك، ۵ / ۲۲۸۱، الرقم: ۵۸۱۱، و في كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين و قتالهم، باب: من ترك قتال الخوارج للتألف وأن لا ينفر الناس عنه، ۶ / ۲۵۴۰، الرقم: ۶۵۳۴، و مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج و صفاتهم، ۲ / ۷۴۴، الرقم: ۱۰۶۴، و النسائي في السنن الكبرى، ۵ / ۱۵۹، الرقم: ۸۵۶۰۔۸۵۶۱، ۶ / ۳۵۵، الرقم: ۱۱۲۲۰، و أحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۶۵، الرقم: ۱۱۶۳۹، و ابن حبان في الصحيح، ۱۵ / ۱۴۰، الرقم: ۶۷۴۱، و البيهقي في السنن الكبرى، ۸ / ۱۷۱، و عبدالرزاق في المصنف، ۱۰ / ۱۴۶۔

رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ. قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَ أَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ ﷺ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ مالِ (غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نامی شخص جو کہ بنی تمیم سے تھا، نے کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیں کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، کیونکہ اس کے ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے، پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا، اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آتا ہے، وہ گوبر اور خون کو بھی چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔ وہ لوگوں میں فرقہ بندی کے وقت (اسے ہوا دینے کے لئے) نکلیں گے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتا ہو گا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث پاک حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب ان لوگوں سے جنگ کی گئی، اس شخص کو مقتولین میں تلاش کیا گیا تو اس وصف کا ایک آدمی مل گیا جو حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔''

٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رضی الله عنه وَ هُوَ بِالْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَ بَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَ بَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ فَتَغَيَّظَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوْا: يُعْطِيْهِ صَنَادِيْدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَ يَدَعُنَا، قَالَ: إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ،

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: تعرج الملائكة و الروح إليه، ٦/٢٧٠٢، الرقم: ٦٩٩٥، و في كتاب: الأنبياء، باب: قول الله عزوجل: و أما عاد فأهلكوا بريح صرصر شديدة عاتية، ٣/١٢١٩، الرقم: ٣١٦٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج و صفاتهم، ٢/٧٤١، الرقم: ١٠٦٤، و أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ٤/٢٤٣، الرقم: ٤٧٦٤، و النسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/١١٨، الرقم: ٤١٠١، و في كتاب: الزكاة، باب: المؤلفة قلوبهم، ٥/٨٧، الرقم: ٢٥٧٨، و في السنن الكبرى، ٦/٣٥٦، الرقم: ١١٢٢١، و أبو نعيم في المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، ٣/١٢٧، الرقم: ٢٣٧٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٨، ٧٣، الرقم: ١١٦٦٦، ١١٧١٣، و عبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٥٦، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٣٩، الرقم: ١٢٧٢٤، ٧/١٨، الرقم: ١٢٩٦٢، و ابن منصور في كتاب السنن، ٢/٣٧٣، الرقم: ٢٩٠٣، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٧٢، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٧/٣٤٥، و ابن تيمية في الصارم المسلول، ١/١٩٦۔

كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِتَّقِ اللهَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَمَنْ يُطِيْعُ اللهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَ لَا تَأْمَنُوْنِي؟ فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ أُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ (وَ فِي رِوَايَةِ أَبِي نُعَيْمٍ: فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اتَّقِ اللهَ، وَ اعْدِلْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْمَنُنِي أَهْلُ السَّمَاءِ وَ لَا تَأْمَنُوْنِي؟ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَضْرِبُ رَقَبَتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَذَهَبَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي، فَجَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: وَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَضْرِبُ رَقَبَتَهُ؟) فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَ يَدْعُوْنَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے مٹی میں ملا ہوا تھوڑا سا سونا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے اقرع بن حابس جو بنی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری، جو بنی کلاب سے تھا اور زید الخیل طائی، جو بنی نبہان سے تھا ان چاروں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناراضگی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اہلِ نجد کے سرداروں کو مال دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو ان کی تالیف قلب کے لئے کرتا ہوں۔ اسی اثناء میں ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، پیشانی ابھری ہوئی، داڑھی گھنی، گال پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا اور اس نے کہا: اے

محمد! اللہ سے ڈرو، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا کون ہے؟ اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں حالانکہ اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اورتم مجھے امین نہیں مانتے۔ تو صحابہ میں سے ایک شخص نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی میرے خیال میں وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں منع فرما دیا (اور ابونعیم کی روایت میں ہے کہ ''اس شخص نے کہا: اے محمد اللہ سے ڈرو اور عدل کرو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان والوں کے ہاں میں امانتدار ہوں اورتم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کی گردن کاٹ دوں؟ فرمایا: ہاں، سو وہ گئے تو اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا، تو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: میں نے اسے نماز پڑھتے پایا (اس لئے قتل نہیں کیا) تو کسی دوسرے صحابی نے عرض کیا: میں اس کی گردن کاٹ دوں؟ جب وہ چلا گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح ضرور انہیں قتل کر دوں۔''

٥۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: سَيَخْرُجُ

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين و المعاندين و قتالهم، باب: قتل الخوارج و الملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ٦/٢٥٣٩، الرقم: ٦٥٣١، و مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: التحريض على قتل الخوارج، ٢/٧٤٦، الرقم: ١٠٦٦، و الترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: في صفة المارقة، ٤/٤٨١، الرقم: ٢١٨٨، و النسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/١١٩، الرقم: ٤١٠٢، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ←

قَومٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَولِ الْبَرِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَومَ الْقِيَامَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

و أخرجه أبو عيسى الترمذي عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه في سننه و قال: و في الباب عن علي و أبي سعيد و أبي ذرّ رضي الله عنهم و هذا حديث حسن صحيح و قد رُوي في غير هذا الحديث: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم حَيْثُ وَصَفَ هَؤُلَاءِ الْقَومَ الَّذِيْنَ يَقرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. إنما هم الخوارج الحروريّة و غيرهم من الخوارج.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے یا نکلیں گے جو نوعمر اور عقل سے کورے ہوں گے وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بیان کریں گے لیکن ایمان ان کے اپنے حلق سے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ یوں خارج ہوں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کو قتل کرنے والوں کو

.... ۱/ ۵۹، الرقم: ۱۶۸، و أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۸۱، ۱۱۳، ۱۳۱، الرقم: ۶۱۶، ۹۱۲، ۱۰۸۶، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/ ۵۵۳، الرقم: ۳۷۸۸۳، و عبد الرزاق في المصنف، ۱۰/ ۱۵۷، و البزار في المسند، ۲/ ۱۸۸، الرقم: ۵۶۸، و أبو يعلى في المسند، ۱/ ۲۷۳، الرقم: ۳۲٤، و البيهقي في السنن الكبرى، ۸/ ۱۷۰، و الطبراني في المعجم الصغير، ۲/ ۲۱۳، الرقم: ۱۰٤۹، و عبد الله بن أحمد في السنة، ۲/ ٤٤۳، الرقم: ۹۱٤، و الطيالسي في المسند، ۱/ ۲٤، الرقم: ۱۶۸۔

قیامت کے دن ثواب ملے گا۔‘‘

’’امام ابو عیسیٰ ترمذی نے بھی اپنی سنن میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: یہ روایت حضرت علی، حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبکہ ایک ایسی قوم ظاہر ہو گی جس میں یہ اوصاف ہوں گے جو قرآن مجید کو تلاوت کرتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نہیں اترے گا وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔ بیشک وہ خوارج حروریہ ہوں گے اور اس کے علاوہ خوارج میں سے لوگ ہوں گے۔‘‘

٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقْسِمُ، جَاءَ

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: استابة المرتدين و المعاندين، باب: مَن ترك قتال الخوارجِ لِلتَّأَلُّفِ، وَ لِئَلَّا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنه، ٦/ ٢٥٤٠، الرقم: ٦٥٣٢،٦٥٣٤، و فی كتاب: المناقب، باب: علاماتِ النُّبُوّةِ في الإِسلامِ، ٣/ ١٣٢١، الرقم: ٣٤١٤، و فی كتاب: فضائل القرآن، باب: البكاء عند قراء ة القرآن، ٤/ ١٩٢٨، الرقم: ٤٧٧١، و فی كتاب: الأدب، باب: ما جاء فی قول الرَّجلِ: ويْلَكَ، ٥/ ٢٢٨١، الرقم: ٥٨١١، و مسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج و صفاتهم، ٢/ ٧٤٤، الرقم: ١٠٦٤، و نحوه النسائی عن أبی برزة رضي الله عنه فی السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه فی الناس، ٧/ ١١٩، الرقم: ٤١٠٣، و فی السنن الكبری، ٦/ ٣٥٥، الرقم: ١١٢٢٠، و ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فی ذكر الخوارج، ١/ ٦١، الرقم: ١٧٢، و ابن الجارود فی المنتقی، ١/ ٢٧٢، الرقم: ١٠٨٣، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ١٤٠، الرقم: ٦٧٤١، و الحاكم ←

عَبْدُاللهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيْمِيُّ فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: وَ يْحَکَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُکُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَ صِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنَ کَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيْهِ شَيئٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيئٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْئٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْئٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ......الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! انصاف سے تقسیم کیجئے (اس کے اس طعن پر) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کمبخت اگر میں انصاف نہیں کرتا تو اور کون کرتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمایئے میں اس (خبیث) کی گردن اڑا دوں، فرمایا: رہنے دو اس کے کچھ ساتھی ایسے ہیں (یا ہوں گے) کہ ان کی نمازوں اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں اور

...... عن أبي برزة رضي الله عنه فی المستدرک، ۲/۱۶۰، الرقم: ۲۶۴۷، و قال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۵۶، الرقم: ۱۱۵۵۴، ۱۴۸۶۱، و البيهقی فی السنن الکبری، ۸/۱۷۱، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ۷/۵۶۲، الرقم: ۳۷۹۳۲، و عبد الرزاق فی المصنف، ۱۰/۱۴۶، و نحوه البزار عن أبی برزة رضي الله عنه فی المسند، ۹/۳۰۵، الرقم: ۳۸۴۶، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹/۳۵، الرقم: ۹۰۶۰، و أبو يعلی فی المسند، ۲/۲۹۸، الرقم: ۱۰۲۲، و البخاری عن جابر رضي الله عنه فی الأدب المفرد، ۱/۲۷۰، الرقم: ۷۷۴۔

روزوں کو حقیر جانو گے۔ لیکن وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار نکل جاتا ہے۔ (تیر پھینکنے کے بعد) تیر کے پر کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ تیر کی باڑ کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی نشان نہ ہوگا اور تیر (جانور کے) گوبر اور خون سے پار نکل چکا ہوگا۔ (ایسی ہی ان خبیثوں کی مثال ہے کہ دین کے ساتھ ان کا سرے سے کوئی تعلق نہ ہوگا)۔‘‘

۷۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: بَصَرَ عَيْنِي وَ سَمِعَ أُذُنِي رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِالْجِعْرَانَةِ وَ فِي ثَوبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقْبِضُهَا لِلنَّاسِ يُعْطِيهِمْ، فَقَالَ رَجُلٌ: اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَکَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي أَقْتُلْ هَذَا الْمُنَافِقَ الْخَبِيْثَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَعَاذَ اللهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي، إِنَّ هَذَا وَ أَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو نُعَيْمٍ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: جعرانہ کے مقام پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑوں (گود) میں چاندی تھی اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کے لوگوں کو عطا فرما رہے ہیں تو ایک شخص نے کہا: عدل کریں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو ہلاک ہو۔ اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

الحديث رقم ۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۳۵٤، الرقم: ۱٤٦۱، و أبو نعيم في المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، ۳/۱۲۷، الرقم: ۲۳۷۲.

یا رسول اللہ! مجھے چھوڑ دیں کہ میں اس خبیث منافق کو قتل کر دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کے اس قول سے کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرنے لگ گیا ہوں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ بیشک یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نہیں اترے گا، وہ دین کے دائرے سے ایسے خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔‘‘

٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتَّى يَعُوْدَ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ، قِيْلَ مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ: سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ أَوْ قَالَ: التَّسْبِيْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَ فِي رِوَايَةٍ: عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رضی الله عنه هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ وَ

الحديث رقم ٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قراءة الفاجر و المنافق و أصواتهم و تلاوتهم لاتجاوز حناجرهم، ٦/٢٧٤٨، الرقم: ٧١٢٣، و مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: الخوارج شر الخلق و الخليفة، ٢/٧٥٠، الرقم: ١٠٦٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٤، الرقم: ١١٦٣٢، ٣/٤٨٦، و ابن أبی شيبة في المصنف، ٧/٥٦٣، الرقم: ٣٧٣٩٧، و أبو يعلى في المسند، ٢/٤٠٨، الرقم: ١١٩٣، و الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٩١، الرقم: ٥٦٠٩، و ابن أبی عاصم في السنة، ٢/٤٩٠، الرقم: ٩٠٩، و قال: إسناده صحيح، و أبو نعيم في المسند المستخرج، ٣/١٣٥، الرقم: ٢٣٩٠۔

أَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوْا تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن پاک پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا کہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: ان کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا: سر منڈائے رکھنا ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے: یُسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوارج کا ذکر سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے سنا ہے اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرکے کہا: وہ اپنی زبانوں سے قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔‘‘

٩۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ الَّذِيْنَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي

الحديث رقم ٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة باب: التحريض على قتل الخوارج، ٢/ ٧٤٨، الرقم: ١٠٦٦، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ٤/ ٢٤٤، الرقم: ٤٧٦٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ١٦٣، الرقم: ٨٥٧١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٩١، الرقم: ٧٠٦، و عبد الرزاق في المصنف، ١٠/ ١٤٧؛ والبزار في المسند، ٢/ ١٩٧، الرقم: ٥٨١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٤٤٥۔ ٤٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ١٧٠۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيءٍ وَلاَ صَلاَتُكُمْ إِلَى صَلاَتِهِمْ بِشَيءٍ وَلاَ صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيءٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ، وَهُوَ عَلَيْهِمْ لاَ تُجَاوِزُ صَلاَتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ......الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''زید بن وہب جہنی بیان کرتے ہیں کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج سے جنگ کے لئے گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک قوم ظاہر ہوگی وہ ایسا قرآن پڑھیں گے کہ ان کے پڑھنے کے سامنے تمہارے قرآن پڑھنے کی کوئی حیثیت نہ ہوگی، نہ ان کی نمازوں کے سامنے تمہاری نمازوں کی کچھ حیثیت ہوگی وہ یہ سمجھ کر قرآن پڑھیں گے کہ وہ ان کے لئے مفید ہے لیکن درحقیقت وہ ان کے لئے مضر ہوگا، نماز ان کے گلے کے نیچے سے نہیں اتر سکے گی اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔''

١٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُونُونَ فِي أُمَّتِهِ يَخْرُجُونَ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ سِيْمَاهُمُ التَّحَالُقُ، قَالَ: هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ (أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ) يَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ، قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُمْ مَثَلاً أَوْ قَالَ قَوْلاً: الرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ (أَوْ قَالَ: الْغَرَضَ)

الحديث رقم ١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٥، الرقم: ١٠٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥، الرقم: ١١٠٣١، و عبدالله بن أحمد في السنة: ٢/٦٢٢، الرقم: ١٤٨٢، وقال: إسناده صحيح۔

فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلاَ يَرَى بَصِيْرَةً وَيَنْظُرُ فِي النَّضِيِّ فَلاَ يَرَى بَصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي الْفُوقِ فَلاَ يَرَى بَصِيْرَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ ﷺ کی امت میں پیدا ہوگی، اس کا ظہور اس وقت ہوگا جب لوگوں میں فرقہ بندی ہو جائے گی۔ ان کی علامت سر منڈانا ہوگی اور وہ مخلوق میں سب سے بدتر (یا بدترین) ہوں گے اور انہیں دو جماعتوں میں سے وہ جماعت قتل کرے گی جو حق کے زیادہ قریب ہوگی، پھر آپ ﷺ نے ان لوگوں کی ایک مثال بیان فرمائی کہ جب آدمی کسی شکار یا نشانہ کو تیر مارتا ہے تو پر کو دیکھتا ہے اس میں کچھ اثر نہیں ہوتا اور تیر کی لکڑی کو دیکھتا ہے اور وہاں بھی اثر نہیں ہوتا، پھر اس حصہ کو دیکھتا ہے جو تیر انداز کی چٹکی میں ہوتا ہے تو وہاں بھی کچھ اثر نہیں پاتا۔“

١١۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ

الحديث رقم ١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين و قتالهم، باب: قتل الخوارج و الملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ٦/ ٢٥٤٠، الرقم: ٦٥٣٢، و في فضائل القرآن، باب: إثم من راءى بقراءة القرآن أو تاكل به أو فخر به، ٤/ ١٩٢٨، الرقم: ٤٧٧١، و مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج و صفاتهم، ٢/ ٧٤٣، الرقم: ١٠٦٤، و مالك في الموطأ، كتاب: القرآن، باب: ما جاء في القرآن، ١/ ٢٠٤، الرقم: ٤٧٨، و النسائي في السنن الكبرى، ٣/ ٣١، الرقم: ٨٠٨٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٦٠، الرقم: ١١٥٩٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ١٣٢، الرقم: ٦٧٣٧، و البخاري في خلق أفعال العباد، ١/ ٥٣ وا بن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٥٦٠، الرقم: ٣٧٩٢٠، و أبو يعلى في المسند، ٢/ ٤٣٠، الرقم: ١٢٣٣، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٤٥٦، الرقم: ٩٣٥، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٥٣٧، الرقم: ٢٦٤٠، و الربيع في المسند، ١/ ٣٤، الرقم: ٣٦.

فَسَأَلاهُ عَنِ الْحَرُوْرِيَّةِ أَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي مَا الْحَرُوْرِيَّةُ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ لَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سلمہ اور حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہما دونوں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ حروریہ کیا ہے؟ ہاں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے اور یہ نہیں فرمایا کہ ایک ایسی قوم نکلے گی (بلکہ لوگ فرمایا) جن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے، وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن یہ (قرآن) ان کے حلق سے نہیں اترے گا یا یہ فرمایا کہ ان کے نرخرے سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔''

١٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ

الحديث رقم ١٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في: قتال الخوارج، ٤/ ٢٤٣، الرقم: ٤٧٦٥، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ١/ ٦٠، الرقم: ١٦٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٢٤، الرقم: ١٣٣٦٢، والحاكم في المستدرك، ٢/ ١٦١، الرقم: ٢٦٤٩، و البيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ١٧١، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/ ١٥، الرقم: ٢٣٩١۔ ٢٣٩٢، و قال: إسناده صحيح، و أبو يعلى في المسند، ٥/ ٤٢٦، الرقم: ٣١١٧، و الطبراني نحوه في المعجم الكبير، ٨/ ١٢١، الرقم: ٧٥٥٣، و المروزي في السنة، ١/ ٢٠، الرقم: ٥٢۔

اللهِ ﷺ قَالَ: سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَ فُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَ يُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ (وَ فِي رِوَايَةٍ: يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَ صِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ) يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوْقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيْقَةِ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَ قَتَلُوهُ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللهِ وَ لَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللهِ مِنْهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ: التَّحْلِيقُ.

وَ فِي رِوَايَةٍ: عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ نَحْوَهُ: سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ وَ التَّسْبِيْدُ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصَرًا وَ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو سعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں اختلاف اور تفرقہ بازی ہو گی، ایک قوم ایسی ہوگی کہ وہ لوگ گفتار کے اچھے اور کردار کے برے ہوں گے، قرآن پاک پڑھیں گے جو ان کے گلے سے نہیں اترے گا (اور ایک روایت میں ہے کہ تم اپنی نمازوں اور روزوں کو ان کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے) وہ دین سے ایسے خارج جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے، اور واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر کمان میں واپس نہ آ جائے وہ ساری مخلوق میں سب سے برے ہوں گے، خوشخبری ہو اسے جو انہیں قتل کرے اور جسے وہ قتل کریں۔ وہ اللہ ﷻ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا ان کا قاتل ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ

قریب ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: سر منڈانا۔

ایک اور روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح فرمایا: ان کی نشانی سر منڈانا اور ہمیشہ منڈائے رکھنا ہے۔‘‘

١٣۔ عَنْ شَرِيْکِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: کُنْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقِيْتُ أَبَا بَرْزَةَ فِي يَوْمِ عِيْدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَذْکُرُ الْخَوَارِجَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم بِأُذُنِي وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنِي أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم بِمَالٍ فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ مَنْ عَنْ شِمَالِهِ، وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ، رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ (وَزَادَ أَحْمَدُ: بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُودِ)، فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم غَضَبًا شَدِيْدًا، وَ قَالَ: وَاللهِ، لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي، ثُمَّ قَالَ:

الحديث رقم ١٣: أخرجه النسائي في السنن، کتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/١١٩، الرقم: ٤١٠٣، و في السنن الکبرى، ٢/٣١٢، الرقم: ٣٥٦٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٢١، والبزار في المسند، ٩/٢٩٤، ٣٠٥، الرقم: ٣٨٤٦، والحاکم في المستدرک، ٢/١٦٠، الرقم: ٢٦٤٧، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٥٩، الرقم: ٣٧٩١٧، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٤٥٢، الرقم ٩٢٧، والطيالسي في المسند، ١/١٢٤، الرقم: ٩٢٣، والعسقلاني في فتح الباري، ١٢/٢٩٢، و ابن القيسراني في تذکرة الحفاظ، ٣/١١٠١، و ابن تيمية في الصارم المسلول، ١/١٨٨.

يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هَذَا مِنْهُمْ (وَ فِي رِوَايَةٍ: قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ رِجَالٌ كَانَ هَذَا مِنْهُمْ هَدْيُهُمْ هٰكَذَا) يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ، لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت شریک بن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے اس بات کی خواہش تھی کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی سے ملوں اور ان سے خوارج کے متعلق دریافت کروں۔ اتفاقاً میں نے عید کے روز حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کو آپ کے کئی دوستوں کے ساتھ دیکھا میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے خارجیوں کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میں نے اپنے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ مال پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس مال کو ان لوگوں میں تقسیم فرما دیا جو دائیں اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے آپ ﷺ نے انہیں کچھ عنایت نہ فرمایا چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا، اے محمد! آپ نے انصاف سے تقسیم نہیں کی۔ وہ سیاہ رنگ، سر منڈا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا (اور امام احمد بن حنبل نے اضافہ کیا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) سجدوں کا اثر تھا)۔ حضور نبی اکرم ﷺ شدید ناراض ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی شخص کو انصاف کرنے والا نہ پاؤ گے، پھر

فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے یہ شخص بھی انہیں لوگوں میں سے ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی یہ آدمی بھی ان لوگوں میں سے ہے اور ان کا طور طریقہ بھی یہی ہوگا) وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈے ہوں گے ہمیشہ نکلتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کردو۔ وہ تمام مخلوق سے بدترین ہیں۔‘‘

۱۴۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْحَرُوْرِيَّةِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَتَعَبَّدُوْنَ (وَ فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ: يَتَعَمَّقُوْنَ فِي الدِّيْنِ) يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَ صَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ أَخَذَ سَهْمَهُ فَنَظَرَ فِي نَصْلِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، فَنَظَرَ فِي رِصَافِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَنَظَرَ فِي قِدْحِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، فَنَظَرَ فِي الْقُذَذِ فَتَمَارَى هَلْ يَرَى شَيْئًا أَمْ لَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ أَحْمَدُ.

’’ابو سلمہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے حروریہ (یعنی خوارج) کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے ایک قوم کا ذکر فرمایا ہے جو خوب عبادت کرے گی (امام احمد کی

الحديث رقم ۱۴: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ۱/ ٦۰، الرقم: ۱٦۹، و أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۳۳، الرقم: ۱۱۳۰۹، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/ ۵۵۷، الرقم: ۳۷۹۰۹.

ایک روایت میں ہے کہ وہ دین میں انتہائی پختہ نظر آئیں گے) اور (یہاں تک کہ) تم اپنی نمازوں اور روزوں کو ان کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گی جیسے تیر شکار سے، کہ آدمی اپنے تیر کو اٹھا کر اس کے پھل کو دیکھے تو اس میں کوئی خون وغیرہ نظر نہ آئے پھر وہ تیر کی لکڑی کو دیکھے اس میں کوئی نشان نہ پائے پھر اس کی نوک کو دیکھے اور کوئی بھی نشان نظر نہ آئے پھر تیر کے پر کو دیکھے اس میں بھی کچھ نظر نہ آئے۔‘‘

١٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَ هُوَ عَلَى الْمِنبَرِ: أَلاَ إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا يُشِيْرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: خبر دار ہو جاؤ فتنہ ادھر ہے آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔‘‘

١٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَ هُوَ مُسْتَقْبِلُ

الحديث رقم ١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: نسبة اليمن إلى إسماعيل، ٣/١٢٩٣، الرقم: ٣٣٢٠، و في كتاب: بدء الخلق، باب: صفة إبليس و جنوده، ٣/١١٩٥، الرقم: ٣١٠٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن و أشراط الساعة، باب: الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان، ٤/٢٢٢٩، الرقم: ٢٩٠٥، و مالك في الموطأ، كتاب: الاستئذان، باب: ما جاء في المشرق، ٢/٩٧٥، الرقم: ١٧٥٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٧٣، الرقم: ٥٤٢٨، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٢٥، الرقم: ٦٦٤٩۔

الحديث رقم ١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قول النبي ﷺ الفتنة من قبل المشرق، ٦/٢٥٩٨، الرقم: ٦٦٨٠، و مسلم ←

الْمَشْرِقِ يَقُولُ: أَلا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب کہ آپ ﷺ مشرق کی جانب چہرہ مبارک کرکے فرما رہے تھے: خبردار رہو جاؤ کہ فتنہ اُدھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔''

۱۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَ فِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَ فِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَ الْفِتَنُ،

.... في الصحيح، كتاب: الفتن و أشراط الساعة، باب: الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان، ٤/٢٢٢٨، الرقم: ٢٩٠٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩١، الرقم: ٥٦٥٩، و الطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٢٢، الرقم: ٣٨٧، و المقرئ في السنن الواردة، ١/٢٤٦، الرقم: ٤٣.

الحديث رقم ١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قول النبي ﷺ الفتنة من قبل المشرق، ٦/٢٥٩٨، الرقم: ٦٦٨١، و في كتاب: الاستسقاء، باب: ما قيل في الزلازل و الآيات، ١/٣٥١، الرقم: ٩٩٠، و الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل الشام و اليمن، ٥/٧٣٣، الرقم: ٣٩٥٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١١٨، الرقم: ٥٩٨٧، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٩٠، الرقم: ٧٣٠١، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٨٤، الرقم: ١٣٤٢٢، و المقرى في السنن الواردة في الفتن، ١/٢٥١، الرقم: ٤٦، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٤/٢٩، الرقم: ٤٦٦٦.

وَ بِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت عطا فرما، (بعض) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی؟ آپ ﷺ نے (پھر) دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ (بعض) لوگوں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ (فتنہ وہابیت) وہیں سے نکلے گا۔‘‘

١٨۔ أخرج البخاري في صحيحه في ترجمة الباب: قَوْلُ اللهِ

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين و المعاندين و قتالهم، باب: (٥) قتل الخوارج و الملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ٦/٢٥٣٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب: الخوارج شر الخلق و الخليقة، ٢/٧٥٠، الرقم: ١٠٦٧، و في كتاب: الزكاة، باب: التحريض على قتل الخوارج، ٢/٧٤٩، الرقم: ١٠٦٦، و أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ٤/٢٤٣، الرقم: ٤٧٦٥، و النسائي في السنن، الكتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/١١٩۔ ١٢٠، الرقم: ٤١٠٣، و ابن ماجة في السنة، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ١/٦٠، الرقم: ١٧٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥، ٢٢٤، الرقم: ١١١٣٣، ١٣٣٦٢، ٤/٤٢١، ٤٢٤، ٥/٣١، ١٧٦، الرقم: ٢١٥٧١، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٨٧، الرقم: ٦٩٣٩، و ابن أبي شيبة في المصنف، ←

تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَومًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ﴾ [التوبة، ٩: ١١٥] وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ، وَ قَالَ: إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ.

و قال العسقلاني في الفتح: و صله الطبري في مسند علي من تهذيب الآثار من طريق بكير بن عبد الله بن الأشج: أَنَّهُ سَأَلَ نَافِعًا كَيْفَ كَانَ رَأَى ابْنُ عُمَر فِي الْحَرُوْرِيَّةِ؟ قَالَ: كَانَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ، انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِ الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا فِي الْمُؤْمِنِيْنَ.

قلت: و سنده صحيح، و قد ثبت في الحديث الصحيح المرفوع عند مسلم من حديث أبي ذر رضي الله عنه في وصف الخوارج: هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيْقَةِ. و عند أحمد بسند جيد عن أنس مرفوعًا مثله.

٧/ ٥٥٧، ٥٥٩، الرقم: ٣٧٩٠٥، ٣٧٩١٧، و البزار في المسند، ٩/ ٢٩٤، ٣٠٥، الرقم: ٣٨٤٦، و الحاكم في المستدرك، ٢/ ١٦٧، الرقم: ٢٦٥٩، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ١٨٦، الرقم: ٦١٤٢، ٧/ ٣٣٥، الرقم: ٧٦٦٠، و في المعجم الصغير، ١/ ٤٢، الرقم: ٣٣، و في المعجم الكبير، ٥/ ١٩، الرقم: ٤٤٦١، ٨/ ٢٦٦، الرقم: ٨٠٣٣، و البيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ١٨٨، و أبو يعلى في المسند، ٥/ ٣٣٧، الرقم: ٢٩٦٣، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ٢٣٠، ٢٣٩، و العسقلاني في فتح الباری، ١٢/ ٢٨٦، الرقم: ٦٥٣٢، و في تغليق التعليق، ٥/ ٢٥٩، و ابن عبد البر في التمهيد، ٢٣/ ٣٣٥۔

و عند البزار من طريق الشعبي عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخَوَارِجَ فَقَالَ: هُمْ شِرَارُ أُمَّتِي يَقْتُلُهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي. وسنده حسن.

و عند الطبراني من هذا الوجه مرفوعا: هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيْقَةِ يَقْتُلُهُمْ خَيْرُ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيْقَةِ. و في حديث أبي سعيد رضي الله عنه عند أحمد: هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ.

و فِي رواية عبيد الله بن أبي رافع عن علي رضي الله عنه عند مسلم: مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللهِ إِلَيْهِ.

و في حديث عبد الله بن خباب رضي الله عنه يعني عن أبيه عند الطبراني: شَرُّ قَتْلَى أَظَلَّتْهُمُ السَّمَاءُ وَ أَقَلَّتْهُمُ الْأَرْضُ. و في حديث أبي أمامة رضي الله عنه نحوه.

و عند أحمد و ابن أبي شيبة من حديث أبي برزة مرفوعًا في ذكر الخوارج: شَرُّ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيْقَةِ يَقُولُهَا ثَـلَاثًا.

و عند ابن أبي شيبة من طريق عمير بن إسحاق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ. و هذا مما يؤيد قول من قال بكفرهم.

''امام بخاری نے اپنی صحیح میں باب کے عنوان کے طور پر یہ حدیث روایت کی ہے: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور اللہ کی شان نہیں کہ وہ کسی قوم کو گمراہ کر دے۔ اس کے بعد کہ اس نے انہیں ہدایت سے نواز دیا ہو، یہاں تک کہ وہ ان کے لئے وہ چیزیں واضح فرما دے جن سے انہیں پرہیز کرنا چاہیے۔'' اور (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما ان (خوارج) کو اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق سمجھتے تھے۔ (کیونکہ) انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو لیا جو کفار کے حق میں نازل ہوئی تھیں اور ان کا اطلاق مومنین پر کرنا شروع کر دیا۔''

اور امام عسقلانی ''فتح الباری'' میں بیان کرتے ہیں کہ امام طبری نے اس حدیث کو تہذیب الآثار سے بکیر بن عبد اللہ بن اُشج کے طریق سے مسند علی رضی اللہ عنہ میں شامل کیا ہے کہ ''انہوں نے نافع سے پوچھا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حروریہ (خوارج) کے بارے میں کیا رائے تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بدترین لوگ خیال کرتے تھے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو لیا جو کفار کے حق میں نازل ہوئیں تھیں اور ان کا اطلاق مومنین پر کیا۔

میں (ابن حجر عسقلانی) کہتا ہوں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور تحقیق یہ سند صحیح مرفوع میں امام مسلم کے ہاں ابوذر غفاری کی خوارج کے وصف والی حدیث میں ثابت ہے اور وہ حدیث یہ ہے کہ ''وہ خَلق اور خُلق میں بدترین لوگ ہیں۔'' اور امام احمد بن حنبل کے ہاں بھی اسی کی مثل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی مرفوع حدیث ہے۔

اور امام بزار کے ہاں شعبی کے طریق سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوارج کا ذکر کیا اور فرمایا: ''وہ میری امت کے بدترین لوگ ہیں اور ان کو میری امت کے بہترین لوگ قتل کریں گے۔'' اور اس حدیث کی سند حسن ہے۔

اور امام طبرانی کے ہاں اسی طریق سے مرفوع حدیث میں مروی ہے کہ ''وہ (خوارج) بدترین خَلق اور خُلق والے ہیں اور ان کو بہترین خَلق اور خُلق والے لوگ قتل کریں گے۔''

اور امام احمد بن حنبل کے ہاں حضرت ابو سعید والی حدیث میں ہے کہ ''وہ (خوارج) مخلوق میں سے سب سے بدترین لوگ ہیں۔''

اور امام مسلم نے عبیداللہ بن ابی رافع کی روایت میں بیان کیا جو انہوں نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ''یہ (خوارج) اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اس کے نزدیک سب سے بدترین لوگ ہیں۔''

اور امام طبرانی کے ہاں عبد اللہ بن خباب رضی اللہ عنہ والی حدیث، جو وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں ہے کہ ''یہ بدترین مقتول ہیں جن پر آسمان نے سایہ کیا اور زمین نے ان کو اٹھایا۔'' اور ابو امامہ والی حدیث میں بھی یہی الفاظ ہیں۔

اور امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ ابو برزہ کی حدیث کو مرفوعا خوارج کے ذکر میں بیان کرتے کہ ''وہ (خوارج) بدترین خَلق اور خُلق والے ہیں۔'' ایسا تین دفعہ فرمایا۔

اور ابن ابی شیبہ کے ہاں عمر بن اسحاق کے طریق سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''وہ (خوارج) بدترین مخلوق ہیں۔'' اور یہ وہ چیز ہے جو اس شخص کے قول کی تائید کرتی ہے جو ان کو کافر قرار دیتا ہے۔''

١٩۔ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: رَأَى أَبُو أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلَى دَرَجِ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ: كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَ تَسْوَدُّ

الحديث رقم ١٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة آل عمران، ٥/٢٢٦، الرقم: ٣٠٠٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٦، الرقم: ٢٢٢٦٢، والحاكم في المستدرك، ٢/١٦٣، الرقم: ٢٦٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٨٨، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٢٤٨، الرقم: ١٢٧٩، و في المعجم الكبير، ٨/٢٧١، الرقم: ٨٠٤٤، والمحاملي في الأمالي، ١/٤٠٨، الرقم: ٤٧٨-٤٧٩، و عبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٦٤٣، الرقم: ١٥٤٢-١٥٤٦، وقال: إسناده صحيح، و ابن تيمية في الصارم المسلول، ١/١٨٩۔

وُجُوهٌ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ [آل عمران، ۳: ۱۰۶] قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَ قَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’ابوغالب نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے مسجدِ دمشق کی سیڑھیوں پر (خارجیوں کے) سر نصب کئے ہوئے دیکھے تو فرمایا: جہنم کے کتے، آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں۔ اور وہ شخص بہترین مقتول ہے جسے انہوں نے قتل کیا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ’’جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے۔‘‘ ابوغالب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ایک، دو، تین، چار یہاں تک کہ سات بار تک گنا، سنا ہوتا تو تم سے بیان نہ کرتا (یعنی بارہا سنا ہے)۔‘‘

۲۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَالَ: الْفِتْنَةُ هَاهُنَا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

الحديث رقم ۲۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الخمس، باب: ماجاء في بيوت أزواج النبي ﷺ و ما نسب من البيوت إليهن، ۳/ ۱۱۳۰، الرقم: ۲۹۳۷، و أحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۱۸، الرقم: ۴۶۷۹، و المقرئ في السنن الواردة في الفتن، ۱/ ۲۴۵، الرقم: ۴۲۔

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جبکہ آپ ﷺ باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھڑے ہوئے تھے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: فتنہ وہاں سے ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔''

٢١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ: اَلْفِتْنَةُ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَـلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جبکہ آپ ﷺ باب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ اپنے دست اقدس سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: فتنہ وہاں سے ہو گا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا آپ ﷺ نے یہ (کلمات) دو یا تین مرتبہ ادا فرمائے۔''

٢٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَللَّهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِي شَامِنَا وَ يَمَنِنَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَ فِي مَشْرِقِنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنْ هُنَالِکَ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَلَهَا تِسْعَةُ

الحديث رقم ٢١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن و أشراط الساعة، باب: الفتنة من حيث يطلع قرنا الشيطان، ٤/٢٢٢٩، الرقم: ٢٩٠٥.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٠، الرقم: ٥٦٤٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٤٩، الرقم: ١٨٨٩، والروياني في المسند، ٢/٤٢١، الرقم: ١٤٣٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٥٧، و قال: رجال أحمد رجال عبدالرحمن بن عطاء وهو ثقة.

أَعْشَارِ الشَّرِّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما اور ایسا آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: تو ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور ہمارے مشرق میں (بھی برکت ہو) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہاں سے تو شیطان کا سینگ نکلے گا اور وہاں دس میں سے نو حصوں (کے برابر) شر ہوگا۔‘‘

٢٣۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ: إِنَّ فِيكُمْ قَوماً يَعْبُدُونَ وَيَدْأَبُونَ حَتَّى يُعْجَبَ بِهِمُ النَّاسُ وَتُعْجِبَهُمْ نُفُوسُهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور میں نے خود یہ آپ ﷺ سے نہیں سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک تم میں ایسے لوگ ہوں گے جو عبادت کریں گے اور اپنی عبادت میں تندہی سے کام لیں گے یہاں تک کہ وہ لوگوں کو بھلے لگیں گے اور وہ خود بھی اپنے آپ پر اترائیں گے حالانکہ وہ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح کہ تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔‘‘

٢٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رِبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ كَعْباً رضی الله عنه

الحديث رقم ٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨٣، الرقم: ١٢٩٠٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٢٢٩، و قال: رواه أحمد و رجاله رجال الصحيح۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٥٥، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٥٧، الرقم: ٣٧٩١١۔

يَقُوْلُ: لِلشَّهِيْدِ نُوْرٌ وَلِمَنْ قَاتَلَ الْحَرُوْرِيَّةَ عَشْرَةُ أَنْوَارٍ (و في رواية ابن أبي شيبة: فَضْلُ ثَمَانِيَةِ أَنْوَارٍ عَلَى نُوْرِ الشُّهَدَاءِ) وَ كَانَ يَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا لِلْحَرُوْرِيَّةِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبداللہ بن رباح انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شہید کے لئے ایک نور ہوگا اور اس شخص کے لئے جو حروریہ (خوارج) کے ساتھ قتال کرے گا دس نور ہوں گے'' اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: (دیگر) شہداء کے نور کے مقابلہ میں وہ نور آٹھ گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا'' اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے تین حروریہ (خوارج) کے لئے (مختص) ہیں۔

۲۵۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتَّى إِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَ كَانَ رِدْئًا لِلْإِسْلَامِ غَيْرَهُ إِلَى مَاشَاءَ اللهُ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَ نَبَذَهُ وَرَاءَ ظُهْرِهِ وَ سَعَى عَلَى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَيُّهُمَا أَوْلَى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ أَمِ الرَّامِي قَالَ: بَلِ الرَّامِي.

الحديث رقم ۲۵: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱/۲۸۲، الرقم: ۸۱، والبزار في المسند، ۷/۲۲۰، الرقم: ۲۷۹۳، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/۳۰۱، الرقم: ۲۹۰۷، والطبراني عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ في المعجم الكبير، ۲۰/۸۸، الرقم: ۱٦۹، و في مسند الشاميين، ۲/۲٥٤، الرقم: ۱۲۹۱، و ابن أبي عاصم في السنة، ۱/۲٤، الرقم: ٤۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۱۸۸، و قال: إسناده حسن، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۲٦٦۔

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک مجھے جس چیز کا تم پر خدشہ ہے وہ ایک ایسا آدمی ہے جس نے قرآن پڑھا یہاں تک کہ جب اس پر اس قرآن کا جمال دیکھا گیا اور وہ اس وقت تک جب تک اللہ نے چاہا اسلام کی خاطر دوسروں کی پشت پناہی بھی کرتا تھا۔ پس وہ اس قرآن سے دور ہوگیا اور اس کو اپنی پشت پیچھے پھینک دیا اور اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر چڑھ دوڑا اور اس پر شرک کا الزام لگایا، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ان دونوں میں سے کون زیادہ شرک کے قریب تھا شرک کا الزام لگانے والا یا جس پر شرک کا الزام لگایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: شرک کا الزام لگانے والا۔‘‘

٢٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَ يَمَنِنَا ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْمَشْرِقَ فَقَالَ: مِنْ هَاهُنَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَالزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَمِنْ هَاهُنَا الْفَدَّادُونَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے قریب دعا کرتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ’’اے اللہ! ہمارے مد اور ہمارے صاع (مد اور صاع غلہ ماپنے کے دو آلے ہیں) میں برکت ڈال اور ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما، پھر

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ٢٥٢، الرقم: ٧٤٢١، و أبونعيم في المسند المستخرج، ٤/ ٤٤، الرقم: ٣١٨٣.

آپ ﷺ مشرق رخ ہو گئے اور فرمایا: یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا اور (یہیں سے) زلزلے اور فتنے ظاہر ہوں گے اور یہیں سے سخت گفتار، تکبر کے ساتھ چلنے والے (لوگ ظاہر) ہوں گے۔‘‘

٢٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: سَيَخْرُجُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتَّى عَدَّهَا زِيَادَةً عَلَى عَشْرَةِ مَرَّاتٍ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتَّى يَخْرُجُ الدَّجَّالَ فِي بَقِيَّتِهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں مشرق کی جانب سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور ان میں سے جو بھی (شیطان کے) سینگ کی (صورت) میں نکلے گا وہ کاٹ دیا جائے گا۔ ان میں سے جو بھی (شیطان کے) سینگ کی صورت میں نکلے گا کاٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے یوں ہی دس دفعہ سے بھی زیادہ بار دہرایا فرمایا: ان میں جو بھی (شیطان کے) سینگ کی صورت میں ظاہر ہوگا کاٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ ان ہی کی باقی ماندہ نسل سے دجال نکلے گا۔‘‘

الحديث رقم ٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٩٨، الرقم: ٦٨٧١، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٣٣، الرقم: ٨٤٩٧، و ابن حماد في الفتن، ٢/٥٣٢، و ابن راشد في الجامع، ١١/٣٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٢٢٨، والاجري في الشريعة، ١/١١٣، الرقم: ٢٦٠۔

٢٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ وَ يُصَلُّونَ فِي الْمَسَاجِدِ وَ لَيْسَ فِيْهِمْ مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ مساجد میں جمع ہوں گے اور نمازیں ادا کریں گے لیکن ان میں سے مومن کوئی نہیں ہوگا۔‘‘

٢٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّيْنِ، أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ (وَفِي رِوَايَةٍ: أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ

الحديث رقم ٢٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٦٣، الرقم: ٣٠٣٥٥، ٧/٥٠٥، الرقم: ٣٧٥٨٦، و الحاكم في المستدرك، ٤/٤٨٩، الرقم: ٨٣٦٥، و الديلمي في الفردوس بماثور الخطاب، ٥/٤٤١، الرقم: ٨٠٨٦، و أبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/٢٦٦، و الفريابي في صفة المنافق، ١/٨٠، الرقم: ١٠٨۔١١٠۔

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: (٥٩)، ٤/٦٠٤، الرقم: ٢٤٠٤۔٢٤٠٥، و ابن أبي شيبة فى المصنف، ٧/٢٣٥، الرقم: ٣٥٦٢٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٦٢، الرقم: ٦٩٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٧٩، و ابن المبارك في الزهد، ١/١٧، الرقم: ٥٠، والديلمى في الفردوس بما ثور الخطاب، ٥/٥١٠، الرقم: ٨٩١٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٢، الرقم: ٤١، و ابن هناد في الزهد، ٢/٤٣٧، الرقم: ٨٦٠۔

الْعَسَلِ) وَ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ، يَقُولُ اللهُ ﷻ: أَبِي يَغْتَرُّوْنَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ؟ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُوْلَئِکَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو دنیا کو دین کے ذریعے حاصل کریں گے، لوگوں کے سامنے بھیڑ کی کھالوں کا نرم لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہوں گی (ایک روایت میں ہے کہ شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی) اوران کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے۔ اللہ ﷻ فرماتا ہے: ''کیا یہ لوگ مجھے دھوکہ دینا چاہتے ہیں یا مجھ پر دلیری کرتے ہیں؟ (کہ مجھ سے نہیں ڈرتے؟) مجھے اپنی (ذات کی) قسم! جولوگ ان میں سے ہوں گے۔ میں ضرور ان پر ایسے فتنے بھیجوں گا جو ان میں سے بردبار لوگوں کو بھی حیران کر دیں گے۔''

۳۰۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ أَحْدَاثٌ أَحِدَّاءُ أَشِدَّاءُ ذَلِقَةٌ أَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْآنِ يَقْرَءُونَهُ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ. فَإِذَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَأَنِيْمُوهُمْ ثُمَّ إِذَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُ يُؤْجَرُ

الحديث رقم ٣٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٦، ٤٤، والحاكم في المستدرك، ٢/١٥٩، الرقم: ٢٦٤٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٥٦، الرقم: ٩٣٧، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٦٣٧، الرقم: ١٥١٩، وقال: إسناده حسن، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٨٧، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/٣٢٢، الرقم: ٣٤٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٢٣٠، والحارث في المسند، (زوائد الهيثمي)، ٢/٧١٤، الرقم: ٧٠٤۔

قَاتِلُهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

رِجَالُ أَحْمَدُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوبکرہ ﷺ نے روایت کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب نوعمر لوگ نکلیں گے جو کہ نہایت تیز طرار اور قرآن کو نہایت فصاحت و بلاغت سے پڑھنے والے ہوں گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ سو جب تم ان سے ملو تو انہیں مار دو پھر جب (ان کا کوئی دوسرا گروہ نکلے اور) تم انہیں ملو تو انہیں بھی قتل کر دو یقیناً ان کے قاتل کو اجر عطا کیا جائے گا۔‘‘

۳۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ﷺ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ، إِنِّي مَرَرْتُ بِوَادٍ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا رَجُلٌ مُتَخَشِّعٌ، حَسَنُ الْهَيْئَةِ، يُصَلِّي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اذْهَبْ إِلَيْهِ، فَاقْتُلْهُ، قَالَ: فَذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوبَكْرٍ، فَلَمَّا رَآهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ كَرِهَ أَنْ يَقْتُلَهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَذَهَبَ عُمَرُ فَرَآهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ الَّتِي رَآهُ أَبُوبَكْرٍ قَالَ: فَكَرِهَ أَنْ يَقْتُلَهُ، قَالَ: فَرَجَعَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ، إِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مُتَخَشِّعًا فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ، قَالَ: يَا عَلِيُّ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ، قَالَ: فَذَهَبَ عَلِيٌّ، فَلَمْ

الحديث رقم ۳۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۵، الرقم: ۱۱۱۳۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ۲۲۵، وقال: رجاله ثقات، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۲/ ۲۲۹، وابن حزم في المحلى، ۱۱/ ۱۰٤، والشوكاني في نيل الأوطار، ۷/ ۳۵۱.

يَرَهُ فَرَجعَ عَلِيٌّ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ، إِنَّهُ لَمْ يرَهُ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لاَ يَعُودُونَ فِيْهِ حَتَّى يَعُودُ السَّهْمُ فِي فُوقِهِ فَاقْتُلُوهُمْ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں فلاں فلاں وادی سے گزرا تو میں نے ایک نہایت متواضع ظاہراً خوبصورت دکھائی دینے والے شخص کو نماز پڑھتے دیکھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کے پاس جاکر اسے قتل کردو۔ راوی نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی طرف گئے تو انہوں نے جب اسے اس حال میں (نماز پڑھتے) دیکھا تو اسے قتل کرنا مناسب نہ سمجھا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (ویسے ہی) لوٹ آئے راوی نے کہا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ اسے قتل کرو، حضرت عمر گئے اور انہوں نے بھی اسے اسی حالت میں دیکھا جیسے کہ حضرت ابوبکر نے دیکھا تھا۔ انہوں نے بھی اس کے قتل کو ناپسند کیا۔ کہا کہ وہ بھی لوٹ آئے۔ اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اسے نہایت خشوع و خضوع سے نماز پڑھتے دیکھا تو (اس حالت میں) اسے قتل کرنا پسند نہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جاؤ اسے قتل کردو کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے، تو انہیں وہ نظر نہ آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ لوٹ آئے، پھر عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کہیں دکھائی نہیں دیا۔ کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پھر وہ اس میں پلٹ کر نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر پلٹ کر کمان میں نہ آجائے (یعنی ان کا پلٹ کر دین کی طرف لوٹنا ناممکن ہے) سو تم انہیں (جب بھی پاؤ) قتل کردو وہ

بدترین مخلوق ہیں۔‘‘

٣٢۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم مَرَّ بِرَجُلٍ سَاجِدٍ وَهُوَ يَنْطَلِقُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَضَى الصَّلَاةَ وَرَجَعَ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَقَامَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ: مَنْ يَقْتُلُ هَذَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَسَرَ عَنْ يَدَيْهِ فَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: يَانَبِيَّ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلاً سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟ ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ هَذَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَنَا فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ وَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ حَتَّى أَرْعَدَتْ يَدُهُ، فَقَالَ، يَانَبِيَّ اللهِ، كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلاً سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ قَتَلْتُمُوهُ لَكَانَ أَوَّلَ فِتْنَةٍ وَآخِرَهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو حالت سجدہ میں تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا کی اور اس کی طرف لوٹے اور وہ اس وقت بھی (حالتِ) سجدہ میں

الحديث رقم ٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢، الرقم: ١٩٥٣٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٥٧، الرقم: ٩٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٢٢٥، وقال رواه أحمد والطبراني ورجال أحمد رجال الصحيح، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي) ٢/٧١٣، الرقم: ٧٠٣، وابن رجب في جامع العلوم والحكم ١/١٣١۔

تھا، حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے پھر فرمایا: کون اسے قتل کرے گا؟ تو ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے اپنے بازو چڑھائے تلوار سونتی اور اسے لہرایا (اس کی طرف دیکھا تو اس کی ظاہری وضع وقطع کو دیکھ کر متاثر ہوگیا)۔ پھر عرض کیا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں کیسے اس شخص کو قتل کر دوں جو حالت سجدہ میں ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کون اسے قتل کرے گا؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا، عرض کیا: میں، تو اس نے اپنے بازو چڑھائے اور اپنی تلوار سونتی اور اسے لہرایا (اسے قتل کرنے ہی لگا تھا) کہ اس کے ہاتھ کانپے، عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں کیسے ایسے شخص کو قتل کروں جو حالت سجدہ میں گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر تم اسے قتل کر دیتے تو وہ فتنہ کا اول و آخر تھا (یعنی یہ فتنہ اسی پر ختم ہو جاتا)۔''

٣٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ يُعْجِبُنَا تَعَبُّدُهُ وَ اجْتِهَادُهُ (وَ فِي رِوَايَةٍ: حَتَّى جَعَلَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ لَهُ فَضْلاً عَلَيْهِمْ) قَدْ عَرَّفْنَاهُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِاسْمِهِ وَ وَصَّفْنَاهُ بِصِفَتِهِ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَذْكُرُهُ إِذْ طَلَعَ الرَّجُلُ قُلْنَا: هُوَ، هَذَا. قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُخْبِرُوْنَ عَنْ رَجُلٍ إِنَّ عَلَى وَجْهِهِ سُفْعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ فَأَقْبَلَ حَتَّى

الحديث رقم ٣٣: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١/٩٠، الرقم: ٩٠، ٧/١٥٥، ١٦٨، الرقم: ٤١٤٣، ٤١٢٧، و عبدالرزاق في المصنف، ١٠/١٥٥، الرقم: ١٨٦٧٤، و أبو نعيم فيحلية الأولياء، ٣/٥٢، و المروزي في السنة، ١/٢١، الرقم: ٥٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٧/٦٩، الرقم: ٢٤٩٩، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٢٢٦۔

وَقَفَ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنْشُدُکَ بِاللهِ، هَلْ قُلْتَ فِي نَفْسِکَ حِيْنَ وَقَفْتَ عَلَى الْمَجْلِسِ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلُ أَوْ أَخْيَرُ مِنِّي؟ قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ دَخَلَ يُصَلِّي (وَفِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَى نَاحِيَةً مِنَ الْمَسْجِدِ فَخَطَّ خَطًّا بِرِجْلِهِ ثُمَّ صَفَّ كَعْبَيْهِ فَقَامَ يُصَلِّي) فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي فَقَالَ:سُبْحَانَ اللهِ أَقْتُلُ رَجُلًا يُصَلِّي؟ وَ قَدْ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ فَخَرَجَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ وَ هُوَ يُصَلِّي وَ قَدْ نَهَيْتَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ. قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا، فَدَخَلَ فَوَجَدَهُ وَاضِعًا وَجْهَهُ، قَالَ عُمَرُ: أَبُوبَكْرٍ أَفْضَلُ مِنِّي، فَخَرَجَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: وَجَدْتُهُ وَاضِعًا وَجْهَهُ ِللهِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ. قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا، قَالَ: أَنْتَ لَهُ إِنْ أَدْرَكْتَهُ. قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ قَدْ خَرَجَ فَرَجَعَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: وَجَدْتُهُ وَ قَدْ خَرَجَ قَالَ: لَوْ قُتِلَ مَا اخْتَلَفَ فِي أُمَّتِي رَجُلَانِ كَانَ أَوَّلُهُمْ وَ آخِرُهُمْ. قَالَ مُوْسَى: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ: هُوَ الَّذِي قَتَلَهُ عَلِيٌّ رضي الله عنه ذَا الثَّدْيَةِ.

وَ فِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَذَا أَوَّلُ قَرْنٍ مِنَ الشَّيْطَانِ طَلَعَ فِي أُمَّتِي (أَوْ أَوَّلُ قَرْنٍ طَلَعَ مِنْ أُمَّتِي) أَمَّا إِنَّكُمْ لَوْ قَتَلْتُمُوهُ مَا اخْتَلَفَ

مِنكُمْ رَجُلَانِ، إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيْلَ اخْتَلَفُوا عَلَى إِحْدَى أَوِ اثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَ إِنَّكُمْ سَتَخْتَلِفُوْنَ مِثْلَهُمْ أَوْ أَكْثَرَ، لَيْسَ مِنْهَا صَوَابٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَ مَا هَذِهِ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: الْجَمَاعَةُ، وَ آخِرُهَا فِي النَّارِ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَ أَبُو نُعَيْمٍ.

وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ. وَ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک شخص تھا جس کی عبادت گزاری اور مجاہدے نے ہمیں حیرانگی میں مبتلا کیا ہوا تھا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ یہاں تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے بعض اسے خود سے بھی افضل گرداننے لگے تھے) ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس کا نام اور اس کی صفات بیان کرکے اس کا تعارف کرایا۔ ایک دفعہ ہم اس کا ذکر کر رہے تھے کہ وہ شخص آ گیا۔ ہم نے عرض کیا: وہ یہ شخص ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک تم جس شخص کی خبریں دیتے تھے یقیناً اس کے چہرے پر شیطانی رنگ ہے سو وہ شخص قریب آیا یہاں تک کہ ان کے پاس آ کر کھڑا ہوگیا اور اس نے سلام بھی نہیں کیا۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں (تمہیں کہ سچ بتانا) کہ جب تو مجلس کے پاس کھڑا تھا تو نے اپنے دل میں یہ نہیں کہا تھا کہ لوگوں میں مجھ سے افضل یا مجھ سے زیادہ برگزیدہ شخص کوئی نہیں؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہاں (میں نے کہا تھا)۔ پھر وہ (مسجد میں) داخل ہوا نماز پڑھنے لگا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ پھر وہ شخص مڑا مسجد کے صحن میں آیا، نماز کی تیاری کی، ٹانگیں سیدھی کیں اور نماز پڑھنے لگا) تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو کون قتل کرے گا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں کروں گا سو وہ اس کے پاس گئے تو اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا کہنے لگے۔ سبحان اللہ میں نماز پڑھتے شخص کو (کیسے) قتل کروں؟ جبکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازیوں کو قتل

کرنے سے منع فرمایا ہے۔ تو وہ باہر نکل گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ عرض کیا: میں نے اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اسے قتل کرنا نا پسند کیا جبکہ آپ ﷺ نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو کون قتل کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں کروں گا سو وہ اس کے پاس گئے تو اسے اللہ ﷻ کی بارگاہ میں چہرہ جھکائے دیکھا۔ حضرت عمر نے کہا: حضرت ابوبکر مجھ سے افضل ہیں لہٰذا وہ بھی (اسے قتل کئے بغیر) باہر نکل گئے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ عرض کیا: میں نے اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سر جھکائے دیکھا تو (اس حالت میں) اسے قتل کرنا ناپسند کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون اس شخص کو قتل کرے گا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہی اس کے (قتل کے) لئے ہو اگر تم نے اسے پالیا تو (تم ضرور اسے قتل کر لو گے) راوی نے بیان کیا کہ وہ اندر اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ چلا گیا تھا وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس لوٹ آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ حضرت علی نے عرض کیا: میں نے دیکھا تو وہ چلا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ قتل کر دیا جاتا تو میری امت میں دو آدمیوں میں بھی کبھی اختلاف نہ ہوتا وہ (فتنہ میں) ان کا اول و آخر تھا۔ حضرت موسیٰ نے بیان کیا میں نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا: فرماتے ہیں: وہ وہی پستان (کے مشابہ ہاتھ) والا تھا جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔‘‘

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان کا پہلا سینگ ہے جو میری امت میں ظاہر ہوگا (یا پہلا سینگ ہے جو میری امت میں ظاہر ہوا) جبکہ اگر تم اسے قتل کر دیتے تو تم میں سے دو آدمیوں میں کبھی اختلاف نہ ہوتا۔ بیشک بنی اسرائیل میں اختلاف سے وہ اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور تم عنقریب اتنے ہی یا اس بھی زیادہ فرقوں میں بٹ جاؤ گے ان میں سے کوئی راہ راست پر نہیں ہوگا سوائے ایک کے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ ایک فرقہ کون سا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جماعت (سب سے بڑا گروہ) اس کے علاوہ دوسرے سب آگ میں جائیں گے۔‘‘

٣٤۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ ﷺ إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَتَلَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوا فَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِالْحَقِّ لَا يُجَاوِزُ حَلْقَهُمْ، يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَقِّ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ...... الحديث. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت طارق بن زیاد نے بیان کیا کہ ہم حضرت علی ﷺ کے ساتھ خوارج کی طرف (ان سے جنگ کے لیے) نکلے حضرت علی ﷺ نے انہیں قتل کیا پھر فرمایا: دیکھو بیشک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسے لوگ نکلیں گے کہ حق کی بات کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ حق سے یوں نکل جائیں گے جیسے کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔''

٣٥۔ عَنْ مِقْسَمٍ أَبِي الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ ...... فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ فِيهِ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لَهُ شِيَعَةٌ يَتَعَمَّقُونَ فِي الدِّيْنِ حَتَّى يَخْرُجُوا

الحديث رقم ٣٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ١٦١، الرقم: ٨٥٦٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٠٧، الرقم: ٨٤٨، وفي فضائل الصحابة، ٢/ ٧١٤، الرقم: ١٢٢٤، والخطيب في تاريخ بغداد، ١٤/ ٣٦٢، الرقم: ٧٦٨٩، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/ ٢٥٦، الرقم: ٢٤٧، والمزي في تهذيب الكمال، ١٣/ ٣٣٨، الرقم: ٢٩٤٨۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في الصحيح، ٢/ ٢١٩، الرقم: ٧٠٣٨، و ابن أبي عاصم في السنة ٢/ ٤٥٣۔ ٤٥٤، الرقم: ٩٢٩۔ ٩٣٠، و عبدالله بن أحمد في السنة، ٢/ ٦٣١، الرقم: ١٥٠٤، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/ ٢٣٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١٢/ ٢٩٢، والطبرى في تاريخ الأمم والملوك، ٢/ ١٧٦۔

مِنْهُ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ...... وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ وَ رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

''عبداللہ بن حارث بن نوفل مولی مقسم ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب اس کا ایک گروہ ہوگا جو دین سے (ظاہراً) بہت گہری وابستگی رکھنے والے نظر آئیں گے مگر دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے ...... پھر مکمل حدیث ذکر کی۔''

۳۶۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سَيَخْرُجُ أَقْوَامٌ مِنْ أُمَّتِي يَشْرَبُوْنَ الْقُرْآنَ كَشُرْبِهِمُ اللَّبَنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَ الْمَنَاوِيُّ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن کو یوں (غٹ غٹ) پڑھیں گے گویا وہ دودھ پی رہے ہیں۔''

۳۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَ عَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/ ٢٩٧، الرقم: ٨٢١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ٢٢٩، و المناوي في فيض القدير، ٤/ ١١٨.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحج، باب: دخول الحرم و مكة بغير إحرام، ٢/ ٦٥٥، الرقم: ١٧٤٩، و في كتاب: الجهاد والسير، ٣/ ١١٠٧، الرقم: ٢٨٧٩، و في كتاب: المغازي، باب: أين ركز النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الراية يوم الفتح، ٤/ ١٥٦١، الرقم: ٤٠٣٥، و ←

بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح (مکہ) کے سال رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آکر عرض کیا: (یا رسول اللہ! آپ کا گستاخ) ابنِ خطل (جان بچانے کے لئے) کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔‘‘

۳۸۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بِلْقِيْنَ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسُبُّ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَكْفِيْنِي عَدُوِّي؟ فَخَرَجَ إِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ فَقَتَلَهَا. رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

.... مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: جواز دخول مكة بغير إحرام، ٢/ ٩٨٩، الرقم: ١٣٥٧، و الترمذي في السنن، كتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في المغفر، و قال: هذا حديث حسن صحيح، ٤/ ٢٠٢، الرقم: ١٦٩٣، و أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: قتل الأسير ولايعرض عليه الإسلام، ٣/ ٦٠، الرقم: ٢٦٨٥، و النسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: دخول مكة بغير إحرام، ٥/ ٢٠٠، الرقم: ٢٨٦٧، و في السنن الكبرى، ٢/ ٣٨٢، الرقم: ٣٨٥٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٨٥، ٢٣١-٢٣٢، الرقم: ١٢٩٥٥، ١٣٤٣٧، ١٣٤٦١، ١٣٥٤٢، و ابن حبان في الصحيح، ٩/ ٣٧، الرقم: ٣٧٢١، و االطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢/ ٢٥٩، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ٢٩، الرقم: ٩٠٣٤، و ابن تيمية في الصارم المسلول، ١/ ١٤٠۔

الحديث رقم ٣٨: أخرجه عبدالرزاق في المصنف، ٥/ ٣٠٧، الرقم: ٩٧٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ٢٠٢، و ابن تيمية في الصارم المسلول، ١/ ١٤٠۔

’’عروہ بن محمد نے بلقین کے کسی شخص سے روایت کی کہ ایک عورت حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن سے میرا بدلہ کون لے گا؟ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کی طرف گئے اور اسے قتل کر دیا۔‘‘

۳۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَتَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَكْفِيْنِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَبَارَزَهُ، فَقَتَلَهُ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَلَبَهُ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ أَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مشرک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون میرے دشمن سے بدلہ لے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں پھر میدان میں نکل کر اسے قتل کر دیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے مقتول کے جسم کا سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔‘‘

۴۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ بَدَّلَ

الحديث رقم ٣٩: أخرجه عبدالرزاق في المصنف، ٥/٢٣٧، ٣٠٧، الرقم: ٩٤٧٧، ٩٧٠٤، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٤٥، و ابن تيمية في الصارم المسلول، ١/١٥٤.

الحديث رقم ٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد و السير، باب: لا يعذب بعذاب الله، ٣/١٠٩٨، الرقم: ٢٨٥٤، و الترمذي فى السنن، كتاب: الحدود عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى المرتد، ٤/٥٩، الرقم: ١٤٥٨، و أبو داود فى السنن، كتاب: الحدود، باب: الحكم فيمن ارتد، ٤/١٢٦، الرقم: ٤٣٥١، والنسائى فى السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: الحكم فى المرتد، ٧/١٠٣، الرقم: ٤٠٥٩، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الحدود، باب: المرتد عن دينه، ٢/٨٤٨، الرقم: ٢٥٣٥، و أحمد بن حنبل فى المسند، ١/٣٢٢، الرقم: ٢٩٦٨، و ابن حبان فى الصحيح، ١٠/٣٢٧، الرقم: ٤٤٧٥.

دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا.

''حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (مسلمان) اپنا دین بدل لے (یعنی اس سے پھر جائے) اسے قتل کر دو۔''

٤١۔ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ أَبِي حُرَّةَ: أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ لَمَّا بَعَثَ أَبَا مُوْسَى لِإِنْفَاذِ الْحَكُوْمَةِ، اجْتَمَعَ الْخَوَارِجُ فِي مَنْزِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهَبِ الرَّاسِبِيِّ مِنْ رُؤُوْسِ الْخَوَارِجِ، فَخَطَبَهُمْ خُطْبَةً بَلِيْغَةً زَهَّدَهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا وَ رَغَّبَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَالْجَنَّةِ وَ حَثَّهُمْ عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ ثُمَّ قَالَ: فَاخْرُجُوا بِنَا إِخْوَانِنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا إِلَى جَانِبِ هَذَا السَّوَادِ إِلَى بَعْضِ كُوَرِ الْجِبَالِ أَوْ بَعْضِ هَذِهِ الْمَدَائِنِ مُنْكَرِيْنَ لِهَذِهِ الْبِدَعِ الْمُضِلَّةِ......ثُمَّ اجْتَمَعُوا فِي مَنْزِلِ شُرَيْحِ بْنِ أَوْفَى الْعَبَسِيِّ فَقَالَ ابْنُ وَهَبٍ: اشْخَصُوا بِنَا إِلَى بَلْدَةٍ نَجْتَمِعُ فِيْهَا لِإِنْفَاذِ حُكْمِ اللهِ فَإِنَّكُمْ أَهْلُ الْحَقِّ. رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْأَثِيْرِ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

''عبد الملک نے ابو حرہ سے روایت بیان کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ (اشعری رضی اللہ عنہ) کو (اپنا گورنر بنا کر) نفاذ حکومت کے لئے بھیجا تو خوارج عبد اللہ بن

الحديث رقم ٤١: أخرجه ابن جرير الطبرى في تاريخ الأمم والملوك، ٣/١١٥، وابن الأثير في الكامل، ٣/٢١٣۔ ٢١٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ٧/٢٨٥۔٢٨٦ وابن الجوزي في المنتظم في تاريخ الملوك والأمم، (حتى ٢٥٧هـ)، ٥/١٣٠۔١٣١۔

وهب راسبی (خارجی سردار) کے گھر میں جمع ہوئے اور اس نے انہیں بلیغ خطبہ دیا جس میں اس نے انہیں اس دنیا سے بے رغبتی اور آخرت اور جنت کی رغبت دلائی اور انہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ابھارا۔ پھر کہا: ہمارے لئے ضروری ہے ہم پہاڑوں یا دوسرے شہروں کی طرف نکل جائیں تاکہ ان گمراہ کرنے والی بدعتوں سے ہمارا انکار ثابت ہوجائے ...... پھر سب شریح بن ابی اوفی عبسی کے گھر جمع ہوئے تو ابن وھب نے کہا: اب کوئی شہر ایسا دیکھنا چاہیئے کہ (اسے اپنا مرکز بناکر) ہم سب اسی میں جمع ہوں اور اللہ تعالیٰ کا حکم جاری کریں۔ کیونکہ اہلِ حق اب تم ہی لوگ ہو۔‘‘

٤٢۔ ذكر ابن الأثير في الكامل: خَرَجَ الْأَشْعَثُ بِالْكِتَابِ يَقْرَؤُهُ عَلَى النَّاسِ حَتَّى مَرَّ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فِيهِمْ عُرْوَةُ بْنِ أُدَيَّةِ أَخُو أَبِي بَلَالٍ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ عُرْوَةُ: تَحَكَّمُونَ فِي أَمْرِ اللهِ الرِّجَالُ؟ لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ.

’’امام ابن اثیر نے ’’الکامل‘‘ میں بیان کیا: ’’اشعث بن قیس نے اس عہدنامہ کو (جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوا تھا) لے کر ہر قبیلہ میں لوگوں کو سنانا شروع کیا۔ جب قبیلہ بنی تمیم میں پہنچے تو عروہ بن اُدیہ (خارجی) جو ابو بلال کا بھائی تھا بھی ان میں تھا جب اس نے وہ معاہدہ انہیں سنایا تو عروہ (خارجی) کہنے لگا: اللہ کے امر میں آدمیوں کو حکم بناتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حکم نہیں کرسکتا۔‘‘

٤٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى الْخَوَارِجِ بِالنَّهْرِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ

الحديث رقم ٤٢: أخرجه ابن الأثير في الكامل، ٣/ ١٩٦، و ابن الجوزي في المنتظم في تاريخ الملوك والأمم (حتى ٢٥٧ھ)، ٥/ ١٢٣۔

الحديث رقم ٤٣: أخرجه ابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٣/ ١١٧، وابن الأثير في الكامل، ٣/ ٢١٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ٧/ ٢٨٧، و ابن الجوزي في المنتظم، ٥/ ١٣٢۔

الرَّحِيمِ، مِنْ عَبْدِ اللهِ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى زَيْدِ بْنِ حُصَينٍ وَ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهَبٍ وَ مَنْ مَعَهُمَا مِنَ النَّاسِ. أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ ارْتَضَيْنَا حَكَمَينِ قَدْ خَالَفَا كِتَابَ اللهِ وَاتَّبَعَا هَوَاهُمَا بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ فَلَمْ يَعْمَلَا بِالسُّنَّةِ وَلَمْ يُنفِذَا الْقُرْآنَ حُكْمًا فَبَرِيءَ اللهُ مِنْهُمَا وَ رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ، فَإِذَا بَلَغَكُمْ كِتَابِي هَذَا فَأَقْبِلُوا إِلَيْنَا فَإِنَّا سَائِرُونَ إِلَى عَدُوِّنَا وَ عَدُوِّكُمْ وَ نَحْنُ عَلَى الْأَمْرِ الْأَوَّلِ الَّذِي كُنَّا عَلَيْهِ.

فَكَتَبُوا (الخوارج) إِلَيْهِ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّكَ لَمْ تَغْضَبْ لِرَبِّكَ وَ إِنَّمَا غَضِبْتَ لِنَفْسِكَ فَإِنْ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ بِالْكُفْرِ وَاسْتَقْبَلْتَ التَّوْبَةَ نَظَرْنَا فِيمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ وَ إِلَّا فَقَدْ نَبَذْنَاكَ عَلَى سَوَاءٍ، إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ.

فَلَمَّا قَرَأَ كِتَابَهُمْ أَيِسَ مِنْهُمْ وَرَأَى أَنْ يَدَعَهُمْ وَ يَمْضِيَ بِالنَّاسِ حَتَّى يَلْقَى أَهْلَ الشَّامِ حَتَّى يَلْقَاهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَالإِبْنُ الْأَثِيْرِ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے خوارج کو نہروان سے خط لکھا:

’’اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے: اللہ کے بندے امیر المؤمنین علی کی طرف سے زید بن حصین اور عبداللہ بن وھب اور ان کے پیروکاروں کے لئے۔ واضح ہو کہ یہ دو شخص جن کے فیصلہ پر ہم راضی ہوئے تھے انہوں نے کتاب اللہ کے خلاف کیا اور اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ جب انہوں نے

قرآن و سنت پر عمل نہیں کیا تو اللہ اور اللہ کا رسول اور سب اہل ایمان ان سے بری ہوگئے۔ تم لوگ اس خط کو دیکھتے ہی ہماری طرف چلے آؤ تاکہ ہم اپنے اور تمہارے دشمن کی طرف نکلیں اور ہم اب بھی اپنی اسی پہلی بات پر ہیں۔

اس خط کے جواب میں انہوں نے (یعنی خوارج نے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لکھا:
''واضح ہو کہ اب تمہارا غضب اللہ کے لئے نہیں ہے اس میں نفسانیت شریک ہے اب اگر تم اپنے کفر پر گواہ ہو جاؤ (یعنی کافر ہونے کا اقرار کرلو) اور نئے سرے سے توبہ کرتے ہو تو دیکھا جائے گا ورنہ ہم نے تمہیں دور کردیا کیونکہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

سو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا جوابی خط پڑھا تو ان کی طرف سے (ہدایت کی طرف لوٹنے سے) مایوس ہوگئے لہٰذا انہیں ان کے حال پر چھوڑنے کا فیصلہ کرکے اپنے لشکر کے ساتھ اہل شام سے جا ملے۔''

٤٤۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ حُدَيْرٍ (الخارجي) نَجَا بَعْدَ ذَلِکَ مِنْ حَرْبِ النَّهْرَوَانِ وَ بَقِيَ إِلَى أَيَّامِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ. ثُمَّ أَتَى إِلَى زِيَادِ بْنِ أَبِيهِ وَ مَعَهُ مَولَى لَهُ، فَسَأَلَهُ زِيَادُ عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: كُنْتُ أَوَالِي عُثْمَانَ عَلَى أَحْوَالِهِ فِي خِلَافَتِهِ سِتَّ سِنِينَ. ثُمَّ تَبَرَّأْتُ مِنْهُ بِعْدَ ذَلِکَ لِلْأَحْدَاثِ الَّتِي أَحْدَثَهَا، وَ شَهِدَ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ. وَسَأَلَهُ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: كُنْتُ أَتَوَلَّاهُ إِلَى أَنْ حَكَمَ الْحَاكِمِينَ، ثُمَّ تَبَرَّأْتُ مِنْهُ بَعْدَ ذَلِکَ، وَ شَهِدَ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ وَسَأَلَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ فَسَبَّهُ سَبًّا قَبِيحًا......

الحديث رقم ٤٤: أخرجه عبدالكريم الشهرستاني في الملل والنحل، ١/١٣٧.

فَأَمَرَ زِيَادُ بِضَرْبِ عُنُقِهِ. رَوَاهُ الشَّهَرَسْتَانِيُّ.

''زیاد بن امیہ سے مروی ہے کہ عروہ بن حدیر (خارجی) نہروان کی جنگ سے بچ گیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہا پھر وہ زیاد بن ابیہ کے پاس لایا گیا اس کے ساتھ اس کا غلام بھی تھا تو زیاد نے اس سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا؟ اس نے کہا: ابتدا میں چھ سال تک ان کو میں بہت دوست رکھتا تھا پھر جب انہوں نے بدعتیں شروع کیں تو ان سے علیحدہ ہو گیا اس لئے کہ وہ آخر میں (نعوذ باللہ) کافر ہو گئے تھے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حال پوچھا؟ کہا: وہ بھی اوائل میں اچھے تھے جب حکم بنایا (نعوذ باللہ) کافر ہوگئے۔ اس لئے ان سے بھی علیحدہ ہوگیا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا؟ تو انہیں اس نے سخت گالیاں دیں...... پھر زیاد نے اسکی گردن مارنے کا حکم دے دیا۔''

٤٥۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ: أَنَّ رَجُلًا وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخَذَ بِبَشَرَةِ وَجْهِهِ وَ دَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ قَالَ: فَنَبَتَتْ شَعَرَةٌ فِي جَبْهَتِهِ كَهَيْئَةِ الْقَوْسِ وَ شَبَّ الْغُلَامُ فَلَمَّا كَانَ زَمَنَ الْخَوَارِجِ أَحَبَّهُمْ فَسَقَطَتِ الشَّعَرَةُ عَنْ جَبْهَتِهِ فَأَخَذَهُ أَبُوهُ فَقَيَّدَهُ وَ حَسَبَهُ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ بِهِمْ قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَوَعَظْنَاهُ وَ قُلْنَا لَهُ فِيمَا

الحديث رقم ٤٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٥٦، الرقم: ٢٣٨٥٦، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٥٦، الرقم: ٣٧٩٠٤، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٧٤، الرقم: ٢٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٢٤٣، ١٠/٢٧٥، وقال: رواه أحمد والطبراني ورجاله رجال علي ابن زيد وقد وثق، والعسقلاني في الإصابة، ٥/٣٥٩، الرقم: ٦٩٧٢۔

نَقُولُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ بَرَكَةَ دَعْوَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدْ وَقَعَتْ عَنْ جَبْهَتِكَ فَمَا زِلْنَا بِهِ حَتَّى رَجَعَ عَنْ رَأْيِهِمْ فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ الشَّعَرَةَ بَعْدُ فِي جَبْهَتِهِ وَ تَابَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے اس کے چہرے سے پکڑا اور اسے دعا دی اور اس کا یہ اثر ہوا کہ اس کی پیشانی پر خاص طور پر بال اگے جو تمام بالوں سے ممتاز تھے وہ لڑکا جوان ہوا اور خوارج کا زمانہ آیا تو اسے ان سے محبت ہوگئی (یعنی خوارج کا گرویدہ ہوگیا) اسی وقت وہ بال جو دست مبارک کا اثر تھے جھڑ گئے اس کے باپ نے جو یہ حال دیکھا اسے قید کر دیا کہ کہیں ان میں مل نہ جائے۔ ابو طفیل کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس کے پاس گئے اور وعظ و نصیحت کی اور کہا دیکھو تم جب ان لوگوں کی طرف مائل ہوئے ہو تو رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت تمہاری پیشانی سے جاتی رہی غرض جب تک اس شخص نے ان کی رائے سے رجوع نہ کیا ہم اس کے پاس سے ہٹے نہیں پھر جب خوارج کی محبت اس کے دل سے نکل گئی تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اس کی پیشانی میں وہ مبارک بال لوٹا دیئے پھر تو اس نے ان کے عقائد سے توبہ کی۔''

٤٦۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُهْمَانٍ قَالَ: كَانَتِ الْخَوَارِجُ قَدْ تَدْعُوْنِي حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فِيْهِمْ، فَرَأَتْ أُخْتُ أَبِي بِلَالٍ فِي النَّوْمِ أَنَّ أَبَا بِلَالٍ كَلْبٌ أَهْلَبُ أَسْوَدُ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. فَقَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ يَا أَبَا بِلَالٍ مَا شَأْنُكَ أَرَاكَ هَكَذَا؟ وَ كَانَ أَبُو بِلَالٍ مِنْ رُؤُوسِ الْخَوَارِجِ.

الحديث رقم ٤٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٥٥٥، الرقم: ٣٧٨٩٥، و عبد الله بن أحمد في السنة، ٢/ ٦٣٤، الرقم: ١٥٠٩۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

’’سعید بن جہمان سے مروی ہے بیان کیا کہ خوارج مجھے (اپنی طرف) دعوت دیا کرتے تھے (سو اس سے متاثر ہوکر) قریب تھا کہ میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتا کہ ابو بلال کی بہن نے خواب میں دیکھا کہ ابو بلال کالے لمبے بالوں والے کتوں کی شکل میں ہے اس کی آنکھیں بہہ رہی تھیں۔ بیان کیا کہ اس نے کہا: اے ابو بلال میرا باپ آپ پر قربان کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس حال میں دیکھ رہی ہوں؟ اس نے کہا ہم لوگ تمہارے بعد دوزخ کے کتے بنا دیئے گئے ہیں وہ ابو بلال خارجیوں کے سرداروں میں سے تھا۔‘‘

۴۷۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ: سَأَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي يَرْبُوعٍ، أَوْ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ. عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه عَنِ ﴿الذَّارِيَاتِ وَالْمُرْسَلاتِ وَالنَّازِعَاتِ﴾ أَوْ عَنْ بَعْضِهِنَّ، فَقَالَ عُمَرُ: ضَعْ عَنْ رَأْسِكَ، فَإِذَا لَهُ وَفْرَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: أَمَا وَاللهِ لَوْ رَأَيْتُكَ مَحْلُوقًا لَضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاكَ، ثُمَّ قَالَ: ثُمَّ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَوْ قَالَ إِلَيْنَا. أَنْ لَا تُجَالِسُوهُ، قَالَ: فَلَوْ جَاءَ وَ نَحْنُ مِائَةٌ تَفَرَّقْنَا.

رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ كَمَا قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ.

’’حضرت ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنی یربوع یا بنی تمیم کے ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنه سے پوچھا کہ ’الزَّارِيَاتِ وَالْمُرْسَلاتِ وَالنَّازِعَاتِ‘ کے کیا معنی ہیں؟ یا ان میں سے کسی ایک کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر رضی الله عنه نے فرمایا: اپنے سر سے کپڑا اتارو، جب دیکھا تو اس کے بال کانوں تک لمبے تھے۔ فرمایا: بخدا! اگر میں تمہیں سر منڈا ہوا پاتا تو تمہارا یہ سر اڑا دیتا جس میں تمہاری آنکھیں دھنسی

الحديث رقم ٤٧: أخرجه ابن تيمية في الصارم المسلول، ١/١٩٥۔

ہوئی ہیں۔ شعبی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ کے نام خط لکھا یا کہا کہ ہمیں خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھا کرو۔ راوی کہتا ہے کہ جب وہ آتا، ہماری تعداد ایک سو بھی ہوتی تو بھی ہم الگ الگ ہوجاتے تھے۔‘‘

٤٨۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ: قَالَ: فَبَيْنَمَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا يُغَدِّي النَّاسَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَ عِمَامَةٌ فَتَغَدَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، ﴿وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا﴾ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَنْتَ هُوَ فَقَامَ إِلَيْهِ وَ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَجْلِدُهُ حَتَّى سَقَطَتْ عِمَامَتُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ، لَوْ وَجَدْتُكَ مَحْلُوقًا لَضَرَبْتُ رَأْسَكَ. رَوَاهُ الإِمَامُ أَبُوالْقَاسِمِ هِبَةُ اللهِ الْلَالَكَائِيُّ.

’’حضرت سائب بن یزید نے بیان کیا کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ بیٹھے دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے اسی اثنا میں ایک شخص آیا اس نے (اعلیٰ) کپڑے پہن رکھے تھے اور عمامہ باندھا ہوا تھا تو اس نے بھی دوپہر کا کھانا کھایا جب فارغ ہوا تو کہا: اے امیر المومنین ﴿وَالزَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا﴾ کا کیا معنی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو وہی (گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔ پھر اس کی طرف بڑھے اور اپنے بازو چڑھا کر اسے اتنے کوڑے مارے یہاں تک کہ اس کا عمامہ گر گیا۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر میں تجھے سر منڈا ہوا پاتا تو تیرا سر کاٹ دیتا۔‘‘

الحديث رقم ٤٨: أخرجه هبة الله الالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/ ٦٣٤، الرقم: ١١٣٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ١/ ١٥٥، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١١/ ١٦٦، و ابن قدامة في المغني، ١/ ٦٥، ٩/ ٨۔

٤٩۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ: سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْخَوَارِجِ وَ هُوَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ يَقُولُ: ﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْکَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾، [الزمر، ٣٩:٦٥]، قَالَ فَتَرَکَ سُورَتَهُ الَّتِي كَانَتْ فِيْهَا قَالَ: وَ قَرَأَ ﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّکَ الَّذِيْنَ لَا يُوقِنُونَ﴾، [الروم، ٣٠:٦٠].

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''ابو یحییٰ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک خارجی نے صبح کی نماز میں یہ آیت پڑھی ''اور فی الحقیقت آپ کی طرف (یہ) وحی کی گئی ہے اور اُن (پیغمبروں) کی طرف (بھی) جو آپ سے پہلے (مبعوث ہوئے) تھے کہ (اے انسان!) اگر تُو نے شرک کیا تو یقیناً تیرا عمل برباد ہو جائے گا اور تُو ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا'' مزید بیان کیا: پھر اس سورت کو چھوڑ کر اس نے دوسری سورت کی یہ آیت پڑھ ڈالی ''پس آپ صبر کیجئے، بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے، جو لوگ یقین نہیں رکھتے کہیں آپ کو کمزور ہی نہ کر دیں۔ (خوارج ان آیات قرآنی کو چن چن کر نماز میں پڑھتے تھے جن سے بزعم خویش ان بدبختوں کے معاذ اللہ حضور ﷺ کی تنقیص شان کا کوئی شائبہ پیدا ہوتا تھا۔ یہ ان کی گستاخانہ سوچ اور بدبختی تھی)۔''

٥٠۔ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقٍ فَجَاءُوا بِسَبْعِيْنَ رَأْسًا مِنْ رُؤُوسِ الْحُرُورِيَّةِ فَنُصِبَتْ عَلَى دُرَجِ الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ أَبُو

الحديث رقم ٤٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٥٤، الرقم: ٣٧٨٩١۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٥٤، الرقم: ٣٧٨٩٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٨٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٦٧-٢٦٨، الرقم: ٨٠٣٤-٨٠٣٥، والحارث في المسند، (زوائد الهيثمي)، ٢/٧١٦، الرقم: ٧٠٦۔

أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ فَنظَرَ إِلَيهِمْ فَقَالَ: كِلابُ جِهَنَّمَ، شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحتَ ظِلِّ السَّمَاءِ، وَ مَنْ قُتِلُوا خَيرُ قَتلَى تَحتَ السَّمَاءِ، وَ بَكَى فَنَظَرَ إِلَيَّ وَقَالَ: يَا أَبَا غَالِبٍ! إِنَّكَ مِنْ بَلَدِ هَؤُلَاءِ؟ قُلْتُ:نَعَمْ، قَالَ: أَعَاذَكَ، قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ: اللهُ مِنْهُمْ، قَالَ: تَقْرَأُ آلَ عِمْرَانَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ﴿مِنْهُ آيَاتٌ مُحكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَ أُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ، فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ، وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾، [آل عمران، ٣: ٧]، قَالَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ [آل عمران، ٣: ١٠٦]، قُلْتُ: يَا أَبَا أُمَامَةَ! إِنِّي رَأَيْتُكَ تُهْرِيْقُ عِبْرَتَكَ قَالَ: نَعَمْ، رَحْمَةٌ لَهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الإِسْلَامِ، قَالَ: افْتَرَقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَى وَاحِدَةٍ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً، وَ تَزِيْدُ هَذِهِ الْأُمَّةُ فِرْقَةً وَاحِدَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ، عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَ عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ، وَ إِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا، وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلاغُ، السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ خَيْرٌ مِنَ الْفُرْقَةِ وَالْمَعْصِيَةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا أُمَامَةَ! أَمِنْ رَأْيِكَ تَقُولُ أَمْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قَالَ: إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ قَالَ: بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ حَتَّى ذَكَرَ سَبْعًا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''ابو غالب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجدِ دِمشق میں تھا کہ خارجیوں کے ستر سر دمشق میں مسجد کی سیڑھیوں پر نصب کئے گئے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے

ان کی طرف دیکھ کرکہا کہ یہ جہنم کے کتے ہیں اور زیر آسمان تمام مقتولوں سے بدتر ہیں اور ان کے قاتلوں سے جو شہید ہوئے وہ زیرِ آسمان تمام مقتولوں سے بہتر ہیں یہ کہا اور رو پڑے پھر میری طرف دیکھا اور پوچھا: اے ابو غالب: کیا تو اس شہر سے ہے میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو ان سے محفوظ رکھے انہوں نے کہا کیا تم سورۃ آل عمران پڑھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ پھر یہ آیات ''جس میں سے کچھ آیتیں محکم (یعنی ظاہراً بھی صاف اور واضح معنی رکھنے والی) ہیں وہی (احکام) کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری آیات متشابہ (یعنی معنی میں کئی احتمال اور اشتباہ رکھنے والی) ہیں، سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے اس میں سے صرف متشابہات کی پیروی کرتے ہیں (فقط) فتنہ پروری کی خواہش کے زیر اثر اور اصل مراد کی بجائے من پسند معنی مراد لینے کی غرض سے، اور اس کی اصل مراد کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور علم میں کامل پختگی رکھنے والے'' اور فرمایا: ''جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے، تو جن کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ تو جو کفر تم کرتے رہے تھے سو اس کے عذاب (کا مزہ) چکھ لو۔'' میں نے کہا ابو امامہ! میں دیکھتا ہوں کہ آپ رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ ان لوگوں (خوارجیوں پر ترس کھاتے ہوئے کیونکہ یہ اہل اسلام میں سے تھے۔ اور کہا: قوم بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی اور یہ امت ان سے ایک فرقہ بڑھے گی (یعنی بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی) اور سوادِ اعظم (جو سب سے بڑا طبقہ ہے) اس کو چھوڑ کر باقی سارے جہنم میں جائیں گے۔ وہ اس کے جواب دہ ہیں جو ذمہ داری ان پر ڈالی گئی اور تم اس کے جواب دہ ہو جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی اور اگر تم رسول اکرم ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول اکرم ﷺ کے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہی ہے۔ اور غور سے (احکامات کو) سننا اور ان کو بجا لانا تفرقہ اور نافرمانی سے بہتر ہے۔ پس (یہ سن کر) ایک شخص نے کہا: اے ابو امامہ! کیا تم اپنی طرف سے یہ باتیں کہہ رہے ہو یا ان میں سے کچھ آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہیں؟ انہوں نے کہا (اگر میں اپنی طرف سے کہوں) تب تو میں بہت بڑی جسارت کرنے والا ہوں۔ نہیں بلکہ میں نے (یہ باتیں) ایک یا دو دفعہ نہیں بلکہ سات بار سنی ہیں۔''

مصادر التخریج

۱۔ **القرآن الحکیم**۔

۲۔ **آجری**، ابو بکر محمد بن حسین بن عبداللہ (م ۳۶۰ھ)۔ **الشریعة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء۔

۳۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔ ۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبة الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٤۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۵۔ **ابن اثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔۶۳۰ھ/ ۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **الکامل فی التاریخ**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۹۷۹ء

٦۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲٦۳۔۱۳۲۸ء)۔ **الصارم المسلول**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔

۷۔ **ابن جارود**، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (م۳۰۷ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتاب الثقافیة، ۱۴۱۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۸۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **المنتظم فی تاریخ الملوک والأمم۔** بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۵۸ھ۔

۹۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۰۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۱۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان + اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

۱۲۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری۔** لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۳۔ **ابن خزیمہ،** ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۱۴۔ **ابن رجب حنبلی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

١٥۔ **ابن عبد البر،** ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔١٠٧١ء)۔ **التمهيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ھ۔

١٦۔ **ابن قدامہ،** ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (م٦٢٠ھ)۔ **المغنی فی فقه الإمام أحمد بن حنبل الشیبانی**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٧۔ **ابن قیسرانی،** ابوالفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (٤٤٨۔٥٠٧ھ/ ١٠٥٦۔١١١٣ء)۔ **تذکرة الحفاظ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ١٤١٥ھ۔

١٨۔ **ابن قیم،** ابو عبد محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی (٦٩١۔٧٥١ھ)۔ **حاشیه علی سنن أبی داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

١٩۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ **البدایة و النهایة**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٢٠۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٢١۔ **ابن ماجہ،** ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩۔٢٧٣ھ/٨٢٤۔٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٢٢۔ **ابن مبارک،** ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨۔١٨١ھ /٧٣٦۔٧٩٨ء)۔ **کتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٢٣۔ **ابوداؤد،** سلیمان بن اشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/٨١٧۔٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٢٤۔ **ابو محاسن،** ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **معتصر من المختصر من مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

٢٥۔ **ابو نعیم،** احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الأولیاء و طبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

٢٦۔ **ابو نعیم،** احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **دلائل النبوۃ**۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء۔

٢٧۔ **ابو نعیم،** احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج علی صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

٢٨۔ **ابو یعلی،** احمد بن علی بن مثنیٰ بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

٢٩۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

٣٠۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٣١۔ **ازدی،** ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان، دار الحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

٣٢۔ **بخاری،** ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/

۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۳۳۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۴۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۳۵۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **خلق افعال العباد**۔ ریاض، سعودی عرب: دارلمعارف السعودیۃ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۶۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۳۷۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۳۸۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۳۹۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ،

۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٤٠۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔ ۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٤١۔ **حارث**، ابن ابی اسامۃ (۱۸۶۔۲۸۲ھ)۔ **بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ و السیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

٤٢۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/ ۱۹۹۰۔

٤٣۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

٤٤۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٥۔ **دیلمی**، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔ ۵۰۹ھ/۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

٤٦۔ **سعید بن منصور**، ابوعثمان الخراسانی، (م ۲۲۷ھ)، **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ۱۴۱۴ھ۔

٤٧۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔** بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٤٨۔ **شوکانی،** محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

٤٩۔ **شہرستانی،** ابو الفتح محمد بن عبد الکریم بن ابی بکر أحمد (۴۷۹۔۵۴۸ھ)۔ **الملل والنحل۔** بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۲۰۰۱ء۔

٥٠۔ **طاہر القادری،** ڈاکٹر محمد۔ **عرفان القرآن۔** لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

٥١۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

٥٢۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

٥٣۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٥٤۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر۔** موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٥٥۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر۔** قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۵٦۔ **طبری،** ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۵۷۔ **طیالسی،** ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

۵۸۔ **عبد اللہ بن احمد بن حنبل** (۲۱۳۔۲۹۰ھ)۔ **السنة**۔ دمام: دار ابن قیم، ۱۴۰٦ھ۔

۵۹۔ **عبدالرزاق،** ابوبکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲٦۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٦۰۔ **عظیم آبادی،** ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبی داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

٦۱۔ **فریابی،** ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷۔۳۰۱ھ)۔ **صفة المنافق**۔ کویت: دار الخلفاء الکتاب الإسلامی، ۱۴۰۵ھ۔

٦۲۔ **اللالکائی،** ابو قاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الکتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبۃ، ۱۴۰۲ھ۔

٦۳۔ **مالک،** ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰٦ھ/۱۹۸۵ء۔

٦۴۔ **محاملی،** حسین بن اسماعیل الضبی ابو عبد اللہ (۲۳۵۔۳۳۰ھ)۔ **أمالی المحاملی**۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

۶۵۔ **مروزی،** محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبد اللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **تعظیم قدر الصلاۃ۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

۶۶۔ **مروزی،** محمد بن نصر بن حجاج، ابو عبد اللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **السنۃ۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۶۷۔ **نعیم بن حماد،** (م ۲۸۸ھ)۔ **الفتن۔** قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۶۸۔ **مزی،** ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تہذیب الکمال۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۶۹۔ **مسلم،** ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۷۰۔ **مقدسی،** محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۷۱۔ **مقدسی،** محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ **فضائل بیت المقدس۔** شام: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۷۲۔ **مقرئی،** ابو عمرو عثمان بن سعید دانی (۳۷۱۔۴۴۴ھ)۔ **السنن الواردۃ فی الفتن۔** ریاض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔

۷۳۔ **مناوی،** عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔** مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

٧٤۔ **منذری،** ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترهیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٧٥۔ **نسائی،** احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

٧٦۔ **نسائی،** احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٧٧۔ **ہناد،** ابن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزهد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

٧٨۔ **ہیثمی،** نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔